Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

فی پرچہ ۱ ؍

یوم: پنجشنبہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۹ تبوک ۱۳۳۳ھش - ۹ ستمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۴۸

239

لنکا کو جنوبی ہندوستان کے کمیونسٹوں کے حملہ سے خطرہ ہے

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم لنکا سر جان کوٹلہ والا کی تقریر

کولمبو ۸ ستمبر۔ لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلہ والا نے لنکا کی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے، کہ لنکا کو جنوبی ہندوستان کے کمیونسٹوں کے حملہ سے خطرہ ہے۔ اسی لئے لنکا میں برطانیہ کے فضائی اور بحری اڈے قائم ہیں۔ انہوں نے کہا جنوبی ہندوستان میں اب کمیونسٹوں کا غلبہ ہوتا جا رہا ہے۔ اگر کمیونسٹوں کی طرف سے کوئی حملہ ہوا۔ تو لنکا کو اپنے ایسے دوستوں کی ضرورت ہوگی جو اچھے برے وقت میں اس کی مدد کر سکیں۔ اسی لئے لنکا کو دولت مشترکہ میں رہنا چاہیئے۔ یہ باتیں مسٹر کوٹلہ والا نے پارلیمنٹ کے ایک کمیونسٹ ممبر کے ایک سوال کے جواب میں کہیں۔ سوال میں پوچھا گیا تھا۔ کہ کیا لنکا میں برطانوی فضائی اور بحری اڈوں کی وجہ سے لنکا برطانوی دباؤ سے کسی ایسے دفاعی سمجھوتے میں بھی شریک ہو جائے گا۔ جس میں برطانیہ بھی شریک ہوگا۔ سر جان کوٹلہ والا نے کہا۔ کہ اگر لنکا نے یہ محسوس کیا۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارے سے اسے کافی فائدہ پہنچے گا۔ تو وہ اس ادارے میں شرکت کے سوال پر بات چیت کرے گا ورنہ نہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت

لاہور ۸ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے، اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آج حضرت میاں صاحب کی طبیعت دن بھر اچھی رہی۔ البتہ شام کو گردہ کی جگہ کچھ تکلیف محسوس ہوئی۔

احباب حضرت میاں صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیلاب سے پٹ سن کی دس لاکھ گانٹھوں کا نقصان

ڈھاکہ ۸ ستمبر۔ وزیر تجارت مسٹر فضل علی نے آج تیسرے پہر ڈھاکہ میں ... اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ موجودہ سیلاب سے پٹ سن کی دس لاکھ گانٹھوں کا نقصان ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ نقصان کا صحیح اندازہ تو سیلاب کے ختم ہونے کے بعد ہی لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ نقصان کافی ہوا ہے۔ اِدھر مشرقی بنگال میں سیلاب کا زور برابر گھٹتا جا رہا ہے۔ آج دریائے بوڑھی گنگا میں مزید دو انچ پانی اتر گیا۔ دریائے سیتا لکھا میں بھی ایک انچ پانی اتر گیا ہے۔ آج صبح ڈھاکہ میں زور کی بارش ہوئی۔ کل بھی صوبہ میں دور دور تک بارش کا امکان ہے۔

منیلا میں آٹھ ملکوں کے وزرائے خارجہ نے جنوب مشرقی ایشیا کا اجتماعی دفاعی معاہدہ منظور کر لیا

کانفرنس میں پاکستان کا یہ نقطۂ نگاہ تسلیم کر لیا گیا کہ جارحانہ کارروائی ایک لعنت ہے اور اسے قسموں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا

منیلا ۸ ستمبر۔ آج منیلا میں آٹھ ملکوں کے وزرائے خارجہ نے جنوب مشرقی ایشیا کا اجتماعی دفاعی معاہدہ منظور کر لیا۔ اس معاہدہ کے علاوہ ایشیا میں نوآبادیاتی نظام کی مخالفت میں ایک منشور کا اعلان بھی کیا گیا یہ منشور "منشور بحرالکاہل" کہلائے گا۔ اس منشور میں ایشیا میں نوآبادیاتی نظام کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ تمام ایشیائی قوموں کو حق خود اختیاری حاصل ہونا چاہیئے۔ اجتماعی دفاعی معاہدہ میں کہا گیا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کے علاقہ میں کسی ممبر ملک یا نامزد فریق پر مسلح حملہ ہونے کی صورت میں تمام ممبر ملک آئینی طریقہ کے مطابق عمل کرتے ہوئے اس مسلح حملہ کے خلاف کارروائی کریں گے۔ اس کارروائی کی اطلاع فوراً سلامتی کونسل کو دے دی جائیگی۔ اگر مسلح حملہ کے علاوہ معاہدہ میں شریک ملکوں میں سے کسی ملک کو کوئی اور خطرہ لاحق ہوا۔ یا اس کی سیاسی آزادی کو کوئی خطرہ پیدا ہوا۔ تو تمام ممبر ملک مشترکہ طور پر طے کریں گے۔ کہ اس خطرہ کو کس طرح دور کیا جائے۔ شریک ملک معاہدہ کے تحت اس امر پر بھی رضامند ہو گئے ہیں۔ کہ وہ آپس کے جھگڑے پُرامن طریقوں سے حل کریں گے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے سیاسی استحکام کی تدابیر سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتے رہیں گے اور اس علاقہ کی اقتصادی بہتری و بھلائی کے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ ایک الگ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ فارموسا اور ہانگ کانگ کو اجتماعی دفاعی معاہدہ میں شریک نہیں کیا جائیگا۔ البتہ ہند چینی کی شریک ریاستوں لاؤس۔ کمبوڈیا اور ویٹ نام پر معاہدہ کی فوجی دفعات کا اطلاق ہوگا۔ دفاعی معاہدے کے تحت ایک کونسل قائم کی جائے گی۔ جو اس معاہدے کی دفعات پر عملدرآمد کرائے گی۔ تمام ممبر ملکوں کے نمائندے اس کونسل میں شامل ہوں گے۔ آژانس فرانس پریس نے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے حوالے سے بتایا ہے۔ کہ کانفرنس میں شریک ملکوں کے نمائندوں نے معاہدہ کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اور اب یہ معاہدہ ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ کراچی کے سیاسی حلقوں نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ کہ کانفرنس میں پاکستان کے اس نقطۂ نظر کو قبول کر لیا گیا کہ جارحانہ کارروائی ص م ۳

ص م ایک لعنت ہے۔ اور اسے قسموں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ کانفرنس میں اس اصول کی منظوری کا مطلب یہ ہے۔ کہ پاکستان نے اپنا نقطۂ نگاہ منوا لیا۔ امن کے متعلق پاکستان کا رویہ اور اس کی کوششوں کا مقصد یہ ہے۔ کہ نہ صرف کمیونسٹوں کی بلکہ ہر جارحانہ کارروائی کا سدّباب کیا جائے خواہ وہ

مشرقی بنگال کے لوگوں کی اقتصادی حالت سدھارنے کے لئے

عام ضرورت کا کثیر سامان درآمد کیا جائے گا

کراچی ۸ ستمبر۔ مرکزی حکومت مشرقی بنگال کے لوگوں کی اقتصادی حالت سنبھالنے کے لئے عام ضرورت کا بہت سا سامان درآمد کرنے والی ہے۔ پارلیمنٹ میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے آج اسمبلی میں سیلاب کی صورت حال کے متعلق جو بحث اور آخری دن بحث ختم کرتے ہوئے اس کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ امریکہ سے جو اقتصادی امداد مانگی گئی ہے۔ اس کے تحت عام ضرورت کا سامان بھی مانگا گیا ہے۔ اس سامان میں سوت بھی شامل ہے۔ سوت کے درآمد کرنے سے بافندوں کو اپنا کاروبار شروع کرنے کا موقع مل سکے گا۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ مشرقی بنگال کو مزید ایک لاکھ بیس ہزار من چاول بھیجنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ جب تک مشرقی بنگال کے لوگوں کی ضروریات پوری نہیں ہو جاتیں۔ اس وقت تک بیرونی ممالک میں چاول برآمد نہیں کیا جائیگا۔ آپ نے کہا۔ کہ سیلاب زدہ لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے آٹھ لاکھ پچاس ہزار روپے کی امداد دی گئی ہے۔ ایک لاکھ روپیہ ان مستحق طلباء میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کی کتابیں سیلاب میں ضائع ہو گئیں۔ تعلیمی اداروں کی مرمت کے لئے دو لاکھ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ آبادکاری کا کام اس وقت تک شروع نہیں کیا جائے گا۔ جب تک ماہروں کی کمیٹی سیلاب کے نقصان کا جائزہ لینے کے بعد اپنی رپورٹ پیش نہیں کر دیتی۔ یہ کمیٹی عنقریب اپنی رپورٹ پیش کرنے والی ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ سیلاب کی روک تھام کے لئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے۔ کہ جن علاقوں سے دریا گزر کر آتے ہیں۔ ان علاقوں میں سیلاب کا پانی روک کر جمع کر لیا جائے۔ لیکن یہاں ہمارے لئے یہ ممکن نہیں۔ کیونکہ مشرقی پاکستان کے سارے دریا ہندوستان سے گزر کر آتے ہیں۔ اس لئے اب ہمارے لئے صرف یہ طریق کار باقی رہ جاتا ہے۔ کہ سیلاب کا رخ بدلنے کے لئے کئی نہریں کھودی جائیں۔ آپ نے کہا اس منصوبہ پر جلد عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا۔ سیلاب کی روک تھام کے لئے مشترکہ بورڈ بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ جو ہر سال سیلاب کے متعلق تجویزیں پیش کیا کرے گا۔ اگر ضرورت ہوئی تو سیلابی کمیشن قائم کرنے اور غیر ملکی ماہروں کی امداد حاصل کرنے میں بھی کوئی پس و پیش نہیں کیا جائے گا۔ (باقی ص۸ پر)

اعلان تعطیل

کل مورخہ ۹ ستمبر کو محرم کی تعطیل کی وجہ سے پریس بند ہوگا۔ اس لئے مورخہ ۱۰ ستمبر کو پرچہ شائع نہ ہوگا۔ احباب مطلع رہیں (مینیجر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اسلام کے مورچہ پر چند احمدی مبلغ!

فرمایا! "آج دنیا میں چاروں طرف سے اسلام پر یورش ہو رہی ہے۔ اور اسلام کے مورچہ پر چند احمدی مبلغ کھڑے ہیں وہ ہر وقت ان کی مخالفت ہو رہی ہے۔ ان سے دشمنیاں کی جا رہی ہیں۔ اور دنیا ان کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ آپ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے فوج کے لئے اسلحہ اور بارود تیار کرنے والا کارخانہ ہوتا ہے۔ ان کے لئے سامان خوردونوش بھیجنا۔ اور ان کے لئے لٹریچر مہیا کرنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ اگر آپ لوگوں کی طرف سے اس میں کوتاہی ہو اور انہیں وہ سامان نہ پہنچے۔ جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تو ان کی زندگیاں بالکل بے کار ہو کر رہ جائیں گی"

یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا کہ بیرونی ممالک کے ان مبلغین کے اخراجات مہیا کرنے کی ذمہ داری تحریک جدید پر ہے۔ اور اس کا ایک ایک پیسہ اس کام میں صرف ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں کوتاہی ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ اور یہ بوجھ شروع سے تحریک جدید کے دفتر اول کی فوج کے مجاہد اٹھاتے چلے آ رہے ہیں۔ اور ان کی اب ۱۹ انیس سالہ فہرست بھی ایک کتاب میں شائع ہونے کے لئے بن رہی ہے۔ مگر اس میں بعض احباب کا بقایا بھی ہے۔ جن کو دفتر سے اطلاع بھی دی جا رہی ہے اس لئے ان مجاہدوں کو جن کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ جلد جلد ادا کر کے اپنا نام ۱۹ انیس سالہ فہرست میں لکھوا لینا اور پھر دفتر سے اپنے علم کی تصدیق کرا لینا بھی ضروری ہے۔ پس بقایا دار احباب اس پر فوری توجہ فرما کر اپنا فرض ادا کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

حیات نور کا ایک ورق

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک شخص نے اپنے دو لڑکے پیش کر کے کہا۔ کہ حضور غلام زادے کالج میں پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا ان کو جلد کامیاب کرے۔

آپ نے فرمایا۔ کہ اگر ایم اے بی ٹی ہونے کے لحاظ سے اصل خوشی ہو سکتی ہے۔ تو امریکہ اور یورپ میں بہت سے پاس ہوتے ہیں۔ حقیقت میں یہ اصل ذریعہ کشائش رزق کا نہیں۔

میں نے بھی نارمل پاس کیا تھا۔ اور میں ایک جگہ ہیڈ ماسٹر تھا۔ وہاں پر انسپکٹر مدارس آ گئے میں اس وقت کھانا کھا رہا تھا۔ میں نے ان کو کہا۔ کہ آپ بھی آ جائیں۔ انہوں نے بجائے اس کے کہ میرے پاس کھانا کھاتے۔ مجھے فرمایا۔ کہ آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں انسپکٹر مدارس ہوں۔ اور میرا نام خدا بخش ہے۔ میں نے کہا۔ آپ بہت ہی نیک آدمی ہیں۔ مدرسوں کے ہاں کھانا نہیں کھاتے۔ پھر تو یہ بہت ہی بہتر ہے۔ یہ کہہ کر میں بڑے مزے سے اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔ اور وہ بچارا اپنا گھوڑا خود ہی پکڑے اس بات کا انتظار کرتا رہا۔ کہ شاید اب بھی یہ کسی لڑکے کو میرا گھوڑا پکڑنے کے لئے بھیجدے۔ رعب میں نے کوئی لڑکا نہ بھیجا۔ تو اس نے خود مجھ سے کہا۔ کہ کسی لڑکے کو تو بھیجدیجئے۔ جو میرا گھوڑا تھام لے۔ میں نے کہا جناب آپ مدرسوں کے گھر کا کھانا تو کھاتے نہیں۔ کیونکہ آپ اس کو رشوت سمجھتے ہیں۔ پھر ہم لڑکے کو گھوڑا پکڑنے کے لئے کیسے کہہ دیں۔ کیونکہ وہ تو یہاں صرف پڑھنے ہی کے لئے آتے ہیں۔ گھوڑا تھامنے کے لئے تو نہیں آتے۔ پھر اگر کسی لڑکے کو گھوڑا تھامنے کے لئے کہہ دیا جائے۔ تو آپ یہ بھی کہیں گے۔ کہ اس کو کہیں باندھ بھی دو۔ اور گھاس بھی ڈلا جائے۔ تو پھر جب آپ مدرسوں کے کھانے کو رشوت سمجھتے ہیں۔ تو ہم آپ کے گھوڑے کو گھاس کیسے دیں۔ اس کا گھوڑا بڑا شور کرتا تھا۔ اتنے دیر میں اس کے ملازم بھی آ گئے۔ انہوں نے گھوڑے کو باندھا۔ پھر وہ کہنے لگا شاید آپ کو اپنی سند پر غرور ہے۔ میں نے اس کو کہا۔ کہ ہم اس کو خدا نہیں سمجھتے اور ایک شخص کو کہا کہ بھائی اس بت کو ذرا نکال کر تو لاؤ۔ پھر اس کے سامنے ہی اس کو منگا کر پھاڑ ڈالا۔ اور دکھلا دیا۔ کہ ہم کسی چیز کو خدا کا شریک نہیں سمجھتے۔ اس شخص کو بڑے اس طرح یہ اپنی اسناد پھاڑنے پر رنج بھی ہوا۔ جس کا اس نے نہایت تاسف سے اظہار کیا۔ اور کہنے لگا۔ آپ کے اس نقصان کا باعث میں ہوا ہوں۔ لیکن حقیقت میں جب سے میں نے اس ڈپلومے کو پھاڑا۔ تب ہی سے میرے پاس اس قدر روپیہ آتا ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ میں نے لاکھوں روپیہ کمایا ہے۔"

(عبد الوہاب عمر۔ دواخانہ نور الدینؓ جیون مل بلڈنگ ۔۔۔ لاہور)

سالانہ اجتماع ۔ شعبۂ اطفال

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر جو ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے حسب سابق اطفال الاحمدیہ کا بھی اجتماع ہوگا۔ جس کا پروگرام عنقریب شائع کر کے مجالس کو بھجوا دیا جائیگا۔ اطفال کے اجتماع کی بعض ضروری شقیں درج ذیل ہیں جن میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

تقریری مقابلے ۔ عام معلومات کے مقابلے۔ تلاوت۔ بیت بازی۔ اذان۔ حفظ قرآن کریم نماز۔ روزہ و دیگر شرعی مسائل۔ جھنڈا جنگ۔ مختلف دوڑیں۔ کبڈی۔ رنٹ بال۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ نیز پیدل چلنا وغیرہ قسم کے مقابلے ہوں گے۔

اجتماع میں صرف ۸ سے پندرہ سال تک کی عمر کے اطفال شریک ہو سکیں گے۔ بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کے ساتھ مربی کا آنا ضروری ہے۔

اطفال کے لئے بھی خادم کا سامان ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ جس کی تفصیل رسالہ خالد بابت ماہ ستمبر ۵۴ء میں شائع ہو چکی ہے۔

بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کی تعداد سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک مرکز میں اطلاع ہو جانی چاہیئے۔ تا اس کے مطابق انتظام ہو سکے۔ (نائب معتمد)

حُبُّ الوطن مِنَ الایمان

احباب مشرقی بنگال کے مصیبت زدگان کی بڑھ چڑھ کر مدد کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹/۴ ۵۴ میں مصیبت زدگان مشرقی بنگال کی امداد کے لئے تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"مشرقی بنگال میں نہایت وسیع پیمانے پر سیلاب آئے ہیں۔ اور ان کے نتیجہ میں ہمہ گیر تباہی ہوئی ہے۔ ہم جو مغربی پاکستان میں بسنے والے پاکستانی ہیں۔ ہمارے دل میں سیلاب زدگان کی ہمدردی اور امداد کا جذبہ پورے جوش کے ساتھ موجزن ہونا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حب الوطن من الایمان۔ پس ہماری حب الوطنی کا تقاضہ ہے کہ ہم مصیبت زدہ وطنی بھائیوں کی امداد کریں۔ تا وہ یہ محسوس نہ کریں۔ کہ دکھ اور مصیبت کے وقت انہیں کسی نے پوچھا نہیں" وغیرہ۔

حضرت اقدس کا خطبہ الفضل میں جلد طبع ہو جائے گا۔ مندرجہ بالا ملخص درج کرتے ہوئے جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ امیر جماعت و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال اس ضمن میں چندہ جمع کر کے فوری طور پر بھجوائیں۔ یہ رقوم امداد سیلاب زدگان مشرقی بنگال کے کھاتہ امانت میں جمع ہوں گی۔ روپیہ افسر امانت صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوایا جائے۔

حضور نے خطبہ میں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ اس تحریک کا روپیہ فوری طور پر جمع ہونا چاہیئے اس میں تاخیر مناسب نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ کو ۹/۱۰ روز سے ٹائیفائڈ بخار ہے۔ احباب کرام کامل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (عبد الحمید خاں کارکن دعوت و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

(۲) خاکسار کا نوجوان بچہ محمد اکرم بخار سے سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے (خورشید احمد اورسیر گنج مغلپورہ گلی ۱۴)

(۳) ہمارے خاندان کی کل جائداد کو بھارت کی حکومت نے نکاسی قرار دے دیا ہے۔ دہلی کورٹ میں اپیل دائر ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (مبارک احمد الاسی)

(۴) شیخ عبد الرشید صاحب شمیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ [illegible] بیمار ہیں۔ صحت کیلئے دعا فرمائیں (سیکرٹری جماعت احمدیہ [illegible])

تنقید و تبصرہ

دُوبین

یہ کتاب ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی مرحوم دہلوی کی تصنیف کردہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ کتاب ناول کے رنگ میں لکھی ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ احمدیت کے خلاف عدم واقفیت کی بناء پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کا رد کیا جائے۔ اور اس کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کو دور کیا جائے۔ یہ کتاب دلچسپ پیرائے میں ہے۔ اور اس میں احمدیت کی صداقت کو بہت خوبی سے اجاگر کیا گیا ہے۔

کتاب کے دو ایڈیشن ہیں۔ ایک با تصویر دوسرا بلا تصویر اصل قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ لیکن ۳۰ نومبر تک کتاب منگوانے والوں سے ایک روپیہ قیمت لی جائے گی۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ محمدیہ ۱۶ میکلیگن روڈ لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۵۴ء

انسانیت کی تحقیر

کل ہم نے ان کالموں میں لکھا تھا کہ اسلام نے تقوےٰ پر برتری کی بنیاد رکھ کر ہر قسم کے نسلی۔ لونی۔ قبائلی وغیرہ امتیازات کو مٹا دیا ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ اسلام میں بعض عجمی اقوام کی آمد سے اس عظیم اصول کی خلاف ورزیاں بھی اسلامی تاریخ میں نظر آتی ہیں۔ مگر وہ اتنی خفیف ہیں کہ ان کا وجود دریا کے اس پانی کی طرح ہے۔ جو دریا کے کناروں کے نزدیک رفتار میں سست ہو جاتا ہے۔ مگر منجدھار کی روانی یکساں رفتار سے بہتی چلی جاتی ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اسلام نے مساوات کے ٹھوس عملی اصول دے کر دوسرے مذہبی اصولوں کی طرح انسانیت کا مرتبہ بہت بلند کر دیا ہے۔ اور دوسرے مذاہب میں کسی ٹھوس لائحہ عمل کے نہ ہونے کی وجہ سے انسانی مساوات کا اصول نسلی اور طرح طرح کے امتیازات کے اندھیروں میں گم ہو گیا ہے۔ مگر اسلام میں یہ آج بھی اسی طرح درخشاں ہے جس طرح اول روز میں تھا۔ اور اگر مسلمان اہل علم صرف اسی اصول کو لے کر دنیا میں نکل پڑیں۔ تو انسانیت پر بے حد احسان کریں۔

اگر ہم موجودہ دنیا کے کاروبار پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں۔ تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اس وقت دنیا میں جو بے چینی اور تباہی کے آثار نظر آتے ہیں۔ ان کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب یہی ہے کہ اقوام و افراد نے بجائے تقوےٰ کے دوسری چیزوں کو ایک دوسرے پر بنائے امتیاز بنا رکھا ہے۔ اور بعض وقت اس میں اس قدر مبالغہ کیا ہے۔ کہ یہ امتیازات ان کے تمدن کا بنیادی پتھر بن کر رہ گئے ہیں اس کی بدترین مثال موجودہ برہمنی مت میں ملتی ہے۔ چنانچہ اس مت کی رو سے انسان پیدائش ہی سے مختلف ورنوں میں تقسیم شدہ ہیں۔ جن کی کم از کم چار صورتیں ہیں۔ ان میں سے تین تو اعلےٰ ذات اپنے تئیں کہتی ہیں۔ اور چوتھی کو اچھوت سمجھا جاتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ دراصل وہ سوسائٹی کا کوئی حصہ ہی نہیں۔ ان کا سایہ پڑنے سے بھی اونچ جاتی بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ کسی ایسے دیوتا کی پرستش بھی نہیں کر سکتا۔ جس کی پوجا تین اونچ جاتیوں کے لئے مخصوص ہے۔

اس غیر مساویانہ ذہنیت کی جڑیں اتنی گہری ہیں۔ کہ باوجودیکہ بھارت کی سیکولر حکومت نے چھوت چھات کے خلاف بظاہر نہایت سخت قانون بنا رکھے ہیں۔ اس ذہنیت میں ابھی تک ایک انچ بھی فرق نہیں پڑا۔ اور اونچ جاتی کی ذہنیت میں چھوت چھات کا تصور اسی طرح اٹل ہے۔ جس طرح گائے کی پرستش۔ چنانچہ نئی دہلی کی راجیہ سبھا میں اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکار نے جو حال ہی میں اس ضمن میں تقریر کی ہے۔ اس میں فرمایا ہے کہ

"میں نہیں چاہتا کہ ایسے (اونچ جاتی) ظالموں کو دماغی علاج کے لئے ہسپتال بھیجا جائے۔ تاہم یہ ضرور ہے کہ ان کا مناسب علاج کرائے بغیر ان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ منصفانہ سلوک کریں گے۔ کیونکہ چھوت چھات ان کے مذہب میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اور یہ تصور بھی تکلیف دہ ہے۔ کہ ہمارے وزیر اعظم نے اس اہم معاملہ میں قطعاً کوئی دلچسپی نہیں لی۔ بلکہ اس نے اچھوتوں کی کانفرنس یہ کہہ کر رد کر دی کہ اچھوتوں کا یہاں کوئی مسئلہ ہی موجود نہیں؟"

اسی تقریر کے دوران میں ڈاکٹر امبیدکار نے یہ بھی انکشاف کیا کہ راجستھان میں ہندوؤں نے پولیس کی امداد سے تیس اچھوتوں کو اس لئے ہلاک کر دیا۔ کہ ان کی خوشیاں انہیں پسند نہ آئیں۔ آپ نے فرمایا کہ

"ہندو تہذیب نے چھ ہزار سال میں (یا جب سے وہ معرض وجود میں آئی ہے) کیا دیا ہے؟ پانچ کروڑ اچھوت دو کروڑ قبائلی اور خانہ بدوش اور تقریباً پچاس ہزار جرائم پیشہ اقوام؟ کوئی اس سوسائٹی کے متعلق کیا کہہ سکتا ہے۔ کہ اس کی بنیادیں کس غلط انداز سے استوار کی گئی ہیں؟"

ہمارے خیال میں ڈاکٹر امبیدکار نے اچھوتوں کی جو تعداد بتائی ہے۔ وہ ایک محدود نکتہ نظر سے بتائی ہے ورنہ جاتی کے نزدیک تین اونچ ورنوں کے سوا باقی تمام دنیا اچھوت ہے۔ مسلمان۔ پارسی، سکھ۔ جینی۔ بدھ۔ عیسائی۔ الغرض تمام مذاہب کے پیرو اچھوت ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد بھارت میں ہی کسی طرح ۲۵ کروڑ سے کم نہیں۔ اونچ جاتی باوجود ایک اقلیت ہونے کے بھارت پر راج کر رہے ہیں۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ آج دنیا میں اسلام کے سوا کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جس نے انسانی مساوات کے ٹھوس اصول اس طرح پیش کئے ہوں۔ کہ ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ اسلام نے تقوےٰ کے سوا تمام برتری کے امتیازات کی کھلم کھلا نفی کی ہے۔ اور اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ ایک طرف تو اس گئی گزری حالت میں بھی کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو بلحاظ انسانیت کے کمتر نہیں سمجھتا اور دوسری طرف خود دوسرے مذاہب اس سے متاثر ہو چکے ہیں۔ اگرچہ وہ اس لعنت سے کلی طور پر نجات حاصل نہیں کر سکے۔ یہاں تک کہ بھارتی ہندو تو رہے ایک طرف۔ مغرب کی مہذب ترین اقوام کے ذہنوں میں بھی اسلامی اصول مساوات کا صحیح تصور ابھی بیدار نہیں ہو سکا۔ جس کی واضح مثالیں ہم گزشتہ اداریہ میں پیش کر چکے ہیں۔

آخر میں ہم ڈاکٹر امبیدکار کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے مطالبات کو پانچ کروڑ نیچ جاتی کے حقوق تک ہی محدود رکھیں گے۔ تو وہ اس جدوجہد میں قیامت تک کامیاب نہیں ہو سکیں گے انہیں بغیر لگی لپٹی کے اور محدود لوگوں کے لئے محض وقتی مفادات سے بالا ہو کر ایک وسیع تر عالمگیر تحریک کا آغاز کرنا چاہیئے۔ تاکہ دنیا سے دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھنے کی بیماری جو مہذب ترین اقوام کی ذہنیتوں میں بھی جاگزین ہو چکی ہے۔ بنیاد سے اکھڑ جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ بھارت کے ہی عوام نہیں بلکہ اگر وہ یہ سوال یو۔ این۔ او میں پیش کریں۔ تو تمام دنیا کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہوں گی۔ اور اس طرح نہ صرف بھارت کے اچھوتوں کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ بلکہ جنوبی افریقہ کے غیر یورپی لوگوں امریکہ کے حبشیوں۔ آسٹریلیا اور دوسرے ممالک کے غیر یورپی اقوام کے مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی

• ایک گاؤں حلقہ بگوش احمدیت ہوگیا • تبلیغی کانفرنس —

• خدام الاحمدیہ کا تعلیمی کیمپ — • حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے جماعت کی عقیدت

> اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا اپنی تعداد کے لحاظ سے روز افزوں ترقی پر ہے۔ احباب کے لئے یہ خبر خاص طور پر مسرت کا موجب ہوگی۔ کہ پچھلے دنوں مغربی جاوا میں ایک گاؤں کا گاؤں جسمیں بسنے والے بالغ افراد کی تعداد ۴۵۰ ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند دنوں کے اندر اندر احمدیت کی آغوش میں آگیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک وما توفیقنا الا باللہ

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سکرٹری احمدیہ مسلم مشن انڈونیشیا

جماعتوں کی مجلس مشاورت

اس دفعہ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر جن امور پر غور و فکر کی گئی۔ ان میں تبلیغی مساعی کو خاص طور پر اہمیت حاصل ہے۔ اور اس امر کا خاص طور پر محرک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور پیغام تھا جس سے حضور اقدس نے یہاں کی جماعت کو نوازا اور جماعت کو اپنی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی

چنانچہ اس سالانہ کانفرنس کے بعد جلد اس امر کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی ہے۔ کہ یہاں کی تبلیغی مساعی کو احسن رنگ میں بروئے کار لانے کے لئے مغربی جاوا کی جماعتوں کی ایک خاص "مشاورت" طلب کی جائے جس میں ان امور پر تفصیل سے غور کیا جائے۔ اس غرض کے لئے مکرم مولوی عبد الواحد صاحب قائمقام رئیس التبلیغ نے بانڈونگ شہر میں مغربی جاوا کی ۱۷ جماعتوں کی ایک کانفرنس طلب کی اس تبلیغی کانفرنس میں ۵۰ کے قریب نمائندگان نے شرکت کی۔ اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار اور تبادلۂ خیالات کیا۔ اس مشاورت کے نتیجہ میں بہت سی تجاویز مرتب کی گئیں۔ جن سے جماعتوں کو بعد میں باقاعدہ طور پر بھی آگاہ کیا گیا۔ اور ان سے امید کی گئی۔ کہ وہ ان تجاویز کی روشنی میں اپنی تبلیغی مساعی کو انجام دینے کی کوشش فرمائیں۔

ایک نیا گاؤں حلقہ بگوش احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا اپنی تعداد کے لحاظ سے روز افزوں ترقی پر ہے۔ احباب کے لئے یہ خبر خاص طور پر مسرت کا موجب ہوگی کہ پچھلے دنوں مغربی جاوا میں ایک گاؤں کا گاؤں جس میں بسنے والے بالغ افراد کی تعداد ۴۵۰ ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند دنوں کے اندر اندر احمدیت کی آغوش میں آگیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک وما توفیقنا الا باللہ

اس گاؤں میں تبلیغ کی ابتدا ایک ایسے مخلص احمدی کے ذریعہ شروع ہوئی۔ جو باہر کے علاقہ سے متعین ہو کر وہاں آیا تھا۔ پہلے پہل جب ایک چھوٹے سے گروپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اور فتنہ پردازوں نے سخت مخالفت کی۔ اور احمدی ہونے والوں کو تکلیف دینے پر مختلف طریقوں سے آمادہ ہوئے۔ مگر اس مخالفت میں نہ صرف یہ کہ پہلی جماعت ہی اپنے ایمان پر قائم رہی بلکہ ایک اور گروپ کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور بالآخر سارا گاؤں احمدی ہوگیا۔ اس گاؤں کا نام [illegible] ہے۔ اور شہر چربون کے قریب واقع ہے۔ یہاں کے احمدی بھائی اب ایک نئی مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نو احمدی بھائیوں کے ارادوں میں برکت دے۔ اور ان کے ایمانوں کو استقامت عطا فرمائے آمین

اس قصبہ میں ابھی چار پانچ گھرانے ایسے ہیں۔ جو ابھی تحقیق کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہدایت کو پرکھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اس قصبہ کی تبلیغ میں ہمارے ایک لوکل مبلغ حاجی بصری صاحب کی مخلصانہ مساعی قابل قدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا مزید بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے جماعت کی عقیدت

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضور اقدس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملہ ایک ایسا اندوہناک اور دل ہلا دینے والا سانحہ ہے۔ جس کے تصور سے بھی ایک احمدی کا دل لرز جاتا ہے اس واقعہ کی خبر جونہی احباب جماعت کو پہونچی۔ اور اس سے جو کیفیت پیدا ہوئی۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ عقیدت مندوں نے اپنے پیارے اور محبوب آقا کی سلامتی کے لئے دردمندی کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی دعائیں شروع کر دیں اور صدقات کا سلسلہ جاری کر دیا۔ بہت سے مخلصین نے اس غرض کے لئے روزے بھی رکھے۔ اور اخلاص و محبت کے جذبات کے ساتھ بارگاہ الٰہی سے اس کے فضل کے طالب ہوئے۔ اکثر جماعتوں نے انفرادی صدقات کے علاوہ اجتماعی قربانیاں بھی دیں۔ چنانچہ جماعت کی طرف سے جو جانور صدقہ کے طور پر ذبح کئے گئے۔ ان کی تعداد ۴۰ کے قریب ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی حالت زار کو دیکھا۔ اور اپنا فضل نازل فرمایا۔ اور حضور اقدس کو اپنے کرم سے رو بسلامت کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے امام کو کامل صحت کے ساتھ اور کامرانیوں اور مسرتوں کے ساتھ ایک لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ہمیں حضور اقدس کی برکات سے بہتر رنگ میں مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خدام الاحمدیہ کا تعلیمی و تربیتی کیمپ

مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کو باقاعدہ رنگ میں قائم ہوئے کم و بیش تین چار سال ہی کا عرصہ ہوا ہے۔ تاہم وہ اپنے تنظیمی اور تربیتی امور میں بفضلہٖ اچھے طور پر ترقی کی راہ پر قدم زن رہی ہے۔ مجلس کا یہ تیسرا سال ہے۔ کہ وہ کامیابی کے ساتھ خدام کا تعلیمی اور تربیتی کیمپ منعقد کر رہی ہے۔ اور مزید خوشکن امر یہ کہ مجلس کا ہر قدم بفضلہٖ ترقی پر ہے۔

یہ تربیتی کیمپ ہر سال رمضان المبارک کے پہلے پندرہ ایام میں منعقد ہوتا ہے۔

اس دفعہ یہ کیمپ مغربی جاوا کے شہر تاسک ملایا میں عمل میں آیا ہے۔ اس دفعہ اس میں ۳۲ خدام شریک ہوئے ہیں۔ اور نئی بات یہ ہے کہ ناصرات الاحمدیہ کی ممبرز جن کی تعداد ۱۳ ہے۔ ان کو بھی اس تعلیمی کیمپ میں شرکت کا موقع دیا گیا ہے۔ لڑکیوں کی رہائش اور تعلیمی اسباق کا انتظام باقاعدہ پردہ کے ساتھ علیحدہ تھا۔ ان کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی رہی "ناصرات" کے اس قسم کے تعلیمی اسباق کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ خدا کرے یہ تجربہ جماعت کے لئے ہر رنگ مفید ثابت ہو۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے کیمپ کے خدام کی نگرانی کا کام مسٹر ہادی امام کے سپرد تھا۔ جو مستعدی سے اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔

اس تعلیمی کیمپ کے لئے ۳ معلمین کی خدمات حاصل کی گئیں۔ یعنی مکرم مولوی عبد الواحد صاحب (قائمقام رئیس التبلیغ) کے علاوہ مکرم ملک عزیز احمد صاحب اور مکرم میاں عبد الحی صاحب نے ان فرائض کو انجام دیا۔ ۔ ۔ ۔ کیمپ کے خدام اور ناصرات کو ان کی تعلیمی حیثیت کے پیش نظر ۳ کلاسوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور انہیں عام اسلامی مسائل۔ اخلاق۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ احمدیت۔ اختلافی مسائل اور دیگر بعض ضروری امور پر لیکچر دیئے گئے۔ خدام باقاعدہ التزام سے تہجد پڑھتے رہے ہیں اور تلاوت قرآن کریم کی طرف خاص توجہ دیتے رہے ہیں الحمد للہ

لجنات اماء اللہ فوری طور پر بنگال کے سیلاب زدہ لوگوں کیلئے چندہ جمع کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ لوگوں کے لئے چندہ جمع کرنے کی پر زور اپیل فرمائی ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے۔ کہ فوری طور پر اپنے اپنے مقام پر مستورات سے چندہ جمع کر کے بھجوائیں یہ چندہ فوری طور پر ایک ہفتہ کے اندر اندر جمع ہو جانا چاہیئے۔ کوشش کریں کہ ہر عورت اس چندہ میں شامل ہو۔ اور کوئی بہن اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ وعدہ کا وقت نہیں ہے۔ جو پاس ہو وہ دے دیں۔ تاکہ مستحقین کی بروقت امداد کی جا سکے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

اسلام اور مغربی تہذیب کے باہمی تصادم سے رونما ہونے والے حالات
اور
تاریخی حقائق کی روشنی میں ان کا تجزیہ

241

(۲)

دراصل جب کبھی دو عظیم تہذیبوں کا باہم اس حال میں تصادم ہوتا ہے، کہ ان میں سے ایک تہذیب مادی غلبہ و استیلاء اور سیاسی اقتدار کی بدولت پورے عروج پر ہو۔ اور دوسری انحطاط کا شکار ہونے کے باعث قوت و اقتدار سے یکسر تہیدست واقع ہوئی ہو۔ تو اس وقت مؤخر الذکر تہذیب کے ماننے والوں میں دو قسم کا ردِّ عمل ظاہر ہونا لازمی ہوتا ہے۔ پہلا اور فوری ردِّ عمل تو یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ سیلاب کی طرح اُمڈتی ہوئی تہذیب کا کوئی اثر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنے نظریات کی مدافعت کی خاطر مصائب کی پرواہ کئے بغیر ڈٹ جاتے ہیں۔ صورتِ حال کا جائزہ لینے یا مدِّ مقابل کی قوت یا اس کے بے پناہ وسائل کا اندازہ کرنے سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ وہ اپنے عقائد و نظریات کو ایک متاعِ بے بہا تصور کرتے ہیں۔ اور ان کی مدافعت میں دشمن سے بھڑ جانا ہی ان کے نزدیک سب سے بڑی سعادت ہوتی ہے۔ وہ نئی تہذیب اور نئے نظام کی اچھائیوں کو بھی اسی طرح قابل نفریں سمجھتے ہیں۔ جس طرح ان کے نزدیک اس کی برائیاں قابل مذمت ہوتی ہیں۔ نئی تہذیب سے نفرت اور اپنے نظام سے انتہائی الفت کا جذبہ ان میں اس قسم کا تعصب اور جنون پیدا کر دیتا ہے۔ کہ جو نتائج و عواقب سے بے پرواہ ہو کر اپنے اوپر ہلاکت وارد کرنے سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ قوموں کے عروج و زوال کی تاریخ لکھنے والوں نے ایسے لوگوں کے لئے ایک خاص اصطلاح وضع کی ہے۔ وہ انہیں Zealots یعنی جوشیلے قسم کے انتہا پسند کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس ردِّ عمل کے تحت جو تحریکیں اٹھتی ہیں۔ وہ پسماندہ اور نہتے لوگوں کو منظم کر کے ایک پاک جذبے کے تحت رائی کو پہاڑ سے اور چڑیا کو باز سے لڑوا دیتی ہیں۔ وہ اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتیں۔ کہ ان کی اپنی بے بسی و بے کسی اور انحطاط و پستی کس انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور اس کے بالمقابل مخالف لوگ قوت و طاقت اور وسائل پر کنٹرول کے اعتبار سے کس عروج پر ہیں۔ زمانے کے بدلے ہوئے حالات اور ان کے زیرِ اثر پیدا ہونے والے نئے نئے محرکات اور ان کے قدرتی اثرات پر ان کی نگاہ نہیں ہوتی۔ اور اگر ہو بھی۔ تو وہ حق بات کو حق سمجھ کر اس کی خاطر اپنے آپ کو قربان کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔

اس کے ساتھ ساتھ انحطاط پذیر تہذیب کے بعض طبقوں کی طرف سے بالکل ایک جداگانہ نوعیت کا ردِّ عمل ظہور میں آتا ہے۔ یہ طبقے اپنی پستی اور مدِّ مقابل کی قوت و ترقی کا پورا پورا احساس رکھتے ہیں۔ انہیں مخالف تہذیب کے بڑھتے ہوئے خطرے کا براہِ راست مقابلہ قطعاً ناممکن نظر آتا ہے۔ ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دشمن کی نئی چالوں کے آگے ان کے اپنے طریقے نہیں ٹھیر سکتے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ دشمن کے طور طریق پر پوری دسترس حاصل کی جائے۔ اور پھر اس کو اسی کے طور طریق اور اسی کی چالوں سے مات دی جائے۔ اس قسم کے لوگ مطلب براری کے لئے بڑی حد تک نئی تہذیب کے آگے جھک جاتے ہیں۔ وہ اس کے اطوار کو اپناتے اور اسی کے طریق پر گامزن ہو کر پہلے اس کی طرح ہی ترقی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور پھر بالواسطہ طریق پر اس سے ٹکر لیتے ہیں۔ مورخین نے ایسے طبقوں کو "Herodians" یعنی شکست خوردہ ذہنیت والے اعتدال پسند کا نام دیا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ طبقہ اول الذکر طبقے کی نسبت جذبات کی بجائے حقیقت پسندی کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے۔ لیکن اس میں یہ خطرہ ہے۔ کہ ایک گری ہوئی قوم جب نئی تہذیب میں گھس کر اندر سے اس پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ تو وہ اپنی پست اور گری ہوئی حالت کی وجہ سے خود اس میں مدغم ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور اپنی انفرادیت ہی گنوا بیٹھتی ہے۔

اگر ہم بڑی بڑی تہذیبوں کے عروج و زوال پر نگاہ ڈالیں۔ اور ان کے باہمی تصادم سے رونما ہونے والے مخصوص حالات کا جائزہ لیں۔ تو ہم دیکھیں گے۔ کہ ہر زمانہ میں انحطاط پذیر تہذیبوں کے ماننے والے جوشیلے قسم کے انتہا پسندوں اور شکست خوردہ ذہنیت والے اعتدال پسندوں میں تقسیم ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور ان کی باہمی کشمکش خود ان کے مسائل کو الجھانے اور ان کے لئے نت نئی مشکلات پیدا کرنے کا موجب بنی رہی ہے۔ چنانچہ اس کی واضح ترین مثال ہمیں بنی اسرائیل کے دورِ انحطاط میں ملتی ہے۔ جب یونانی اور پھر رومی تہذیب سے اسیرین تہذیب کا تصادم ہوا۔ تو یہودی قوم Zealots اور Herodians میں منقسم ہو گئی۔ اور یہ دونوں طبقے آپس میں ٹکرا ٹکرا کر اپنے انحطاط میں اضافہ کرتے چلے گئے۔ اگرچہ اس دور کے یہودی انتہا پسندوں نے اپنی طاقت مجتمع کر کے یونانیوں کو نیچا دکھا بھی دیا۔ لیکن ان کی یہ فتح زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی۔ کیونکہ اس کے بعد جلدی ہی رومی ان کے سروں پر آ سوار ہوئے۔ جنہوں نے ان کی طاقت کو کچل کر رکھ دیا۔ اور ایسا کچلا۔ کہ وہ طاقت کے بل پر پھر دوبارہ سر نہ اٹھا سکے۔ رومیوں کے دورِ اقتدار میں یہودیوں کے درمیان Zealots اور Herodians کی تفریق اور زیادہ شدت پکڑ گئی۔ اور ان میں ذہنی خلفشار دن بدن زور پکڑ کر ان کی کمزوری کا باعث بنتا چلا گیا۔

جب ہم موجودہ دور میں مغربی تہذیب اور اسلام کے مابین تصادم سے رونما ہونے والے حالات کا جائزہ لیتے ہیں۔ تو بعینہٖ یہی صورت ہمیں یہاں نظر آتی ہے۔ آج سے چند صدیاں قبل اہلِ یورپ جب ایک نئی مادی تہذیب لے کر اٹھے۔ اور ساری دنیا پر چھا گئے۔ تو روئے زمین پر بسنے والے مسلمانوں میں جو انتہائی پستی کی حالت میں تھے۔ پہلا ردِّ عمل یہی ہوا۔ کہ انہوں نے اس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دینے سے یکسر انکار کر دیا۔ اور ایسی تحریکیں اٹھ کھڑی ہوئیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کی رہی سہی قوت کو مجتمع کر کے حالات کا صحیح اندازہ لگائے بغیر مغربی اقوام سے ٹکر لے لی۔ وہ ایک قابل قدر جذبہ کے تحت اسلامی تہذیب کی مدافعت میں سینہ سپر ہو گئے۔ اور اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ چنانچہ وہابی۔ السنوسی اور مہدی سوڈانی کی تحریکیں اسی پہلے ردِّ عمل کا نتیجہ تھیں۔ اس تمام جدوجہد میں انہوں نے نتائج و عواقب کی پرواہ نہیں کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اہلِ مغرب کی بڑھتی ہوئی قوت کے مقابلے میں ان تحریکوں کی جانفروشانہ مساعی کی کچھ پیش نہ جا سکی۔ اور مسلمان قربانیاں دینے کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ اس کے بعد مصر اور ترکی میں دوسری نوعیت کا ردِّ عمل ظاہر ہوا۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے اپنی کمزوری اور قوم کی گری ہوئی حالت کے پیشِ نظر مغربی تہذیب کے ساتھ براہِ راست تصادم سے بچنے کی کوشش کی۔ اور خود اس میں گھس کر اس سے مقابلہ کرنے کو زیادہ مناسب خیال کیا۔ چنانچہ مصر میں محمد علی اور ترکی میں مصطفیٰ کمال اس دوسرے ردِّ عمل کے تحت رونما ہونے والی آزاد خیال تحریکوں ہی کے علمبردار تھے۔ انہوں نے تمدنی اعتبار سے نئی تہذیب کا خیر مقدم کیا۔ اور پھر تعمیر و ترقی کے نئے طریقوں سے مستفید ہونے کے بعد مغربی تہذیب کو خود اسی کے حربوں اور چالوں سے نیچا دکھانے کے طریق کو اپنا مطمحِ نظر بنایا۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انہیں خود پہلے اپنے ہاں کے Zealots سے ٹکر لینی پڑی۔ چنانچہ علی الخصوص ترکی میں جوشیلے قسم کے انتہا پسند طبقوں کا یکسر صفایا کر دیا گیا۔ اس طرح ماڈرن طریقے اختیار کرنے کی وجہ سے مصر اور ترکی ایک حد تک مادی طور پر تو ترقی کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ لیکن مغربی تہذیب کے مقابلے میں اسلامی نقطۂ نگاہ سے وہ اپنی انفرادیت کو برقرار رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ مغربی تہذیب کا مقابلہ تو کجا وہ خود اسی میں مدغم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اگر ان طریقوں پر چل کر انہوں نے سیاسی غلبہ حاصل کر بھی لیا۔ تو فکر یہ ہے۔ کہ آیا اس سیاسی غلبے کے نتیجے میں اسلام کو بھی غلبہ حاصل ہوگا یا نہیں۔ جب اس نقطۂ نظر سے ہم ان کی تعمیر و ترقی کا جائزہ لیتے ہیں۔ تو صورتِ حال امید افزا نظر نہیں آتی۔

اس وقت صورت یہ ہے۔ کہ روئے زمین کے مسلمان درآنحالیکہ وہ قومی اعتبار سے انتہائی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ مغربی تہذیب کی بے پناہ قوت کے بالمقابل Zealots اور Herodians کے دو مختلف و متضاد گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور دونوں اپنی اپنی جگہ ایسی راہوں پر گامزن ہیں۔ کہ غلبۂ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے کامیابی کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ کیونکہ جہاں اول الذکر طریق کے نتیجے میں مسلمانوں کی ہستی معدوم ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ وہاں مؤخر الذکر طریق پر عمل کرنے سے ہستی کے برقرار رہنے کے باوجود انفرادیت کا ختم ہونا لازمی ہے۔ ایسی صورت میں مسلمان بحیثیت قوم تو موجود ہوں گے۔ لیکن ہوں گے مغربی تہذیب کے علمبردار گویا دونوں حالتوں میں مطمحِ نظر کے اعتبار سے ناکامی یقینی ہے یہی وہ صورتِ حال ہے۔ کہ جس نے اس دور کے مسلمانوں کو مایوسی سے ہمکنار کر کے انہیں یکسر بے عملی کا شکار بنا رکھا ہے۔ اور دوسری طرف خود ایچ۔ جی۔ ویلز جیسے مغربی مفکر یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ اسلام اب دنیا میں دوبارہ پنپ نہیں سکتا۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

وصیتیں

وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۳۹۶۲ میں نور محمد ولد چوہدری نظام الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ نور محمد ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اراضی نہری ۱۲۰ ایکڑ ہے۔ جس کی قیمت فی ایکڑ مبلغ ۲۵۰ روپیہ کل ۱۲۰ ایکڑ کی قیمت ۳۰۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر اور جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس جائیداد کی آمد سالانہ کا ۱/۱۰ حصہ میں تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ العبد۔ نشان انگوٹھا نور محمد ولد چوہدری نظام الدین۔ گواہ شد نور احمد سیکرٹری مال بقلم خود۔ گواہ شد مبارک احمد فرزند حقیقی موصی مذکور۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۹۶۴ میں برکت بی بی زوجہ شاہ محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جمال پور ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۷۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ ایک راس بھینس قیمت ۴۰۰/- روپیہ میزان کل ۱۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم نور احمد سیکرٹری مال جمال پور۔ العبد۔ نشان انگوٹھا برکت بی بی زوجہ شاہ محمد۔ گواہ شد شاہ محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد جمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمالپور۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۹۶۵ میں حمیدہ بیگم بنت حکیم احمد علی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راجہ جنگ ضلع لاہور حال گوٹھ جمال الدین ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد صرف ایک مشین سلائی پرانی قیمتی ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی مزید جائداد بناؤں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تصور ہوگی۔ نیز جو بھی آمد اپنی زندگی میں کروں گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کو باقاعدہ ادا کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ حمیدہ بیگم بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد حکیم احمد علی عفی عنہ بقلم خود۔ گواہ شد جمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جالپور۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۹۶۶ میں رستم علی ولد چوہدری غلام علی صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن جالپور ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اراضی نہری ۳۷ ایکڑ ہے۔ فی ایکڑ ۳۰۰/- روپیہ کل ۳۷ ایکڑ کی قیمت ۱۱۱۰۰ روپیہ ہے۔ بھینس ایک راس گھوڑی جن کی قیمت مبلغ ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ کل منقولہ و غیر منقولہ جائداد کی قیمت مبلغ ۱۲۵۰۰/- روپیہ ہے اور نقد رقم ۵۰۰/- روپیہ کل ۱۷۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اپنی آمد سالانہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا اور میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد اس جائداد کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ راقم نور احمد سیکرٹری مال۔ العبد نشان انگوٹھا چوہدری رستم علی موصی۔ گواہ شد نور احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جالپور۔ گواہ شد جمال الدین پریذیڈنٹ جالپور۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۹۶۷ میں شاہ محمد ولد جمال الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جمال پور ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ و منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری آمد بذریعہ زمیندارہ مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ تقریباً سالانہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد شاہ محمد ولد جمال الدین صاحب بقلم خود۔ گواہ شد جمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمال پور۔ گواہ شد نور احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جمال پور۔

وصیت نمبر ۱۳۹۶۸ میں عزیز بی بی زوجہ ابراہیم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ جمال پور ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد اس وقت مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ وصول شدہ زیور نقرہ ۴ تولہ قیمت ۶۰/- روپیہ کل میزان ۵۶۰/- روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا عزیز بی بی موصیہ۔ گواہ شد جمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمال پور ضلع نواب شاہ سندھ۔ گواہ شد نور احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جمال پور ضلع نواب شاہ سندھ۔ گواہ شد نشان انگوٹھا ابراہیم خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۹۶۹ میں زینب بی بی زوجہ چوہدری رستم علی صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن جمال پور ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۲۰۰/- روپیہ وصول شدہ زیور طلائی دو تولہ و نقرئی ۶ تولہ قیمت ۳۰۰/- روپیہ کل مبلغ ۵۰۰ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اس جائداد کے علاوہ اور جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ۔ گواہ شد نشان انگوٹھا رستم علی خاوند موصیہ۔ گواہ شد جمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمال پور سندھ۔ گواہ شد نور احمد سیکرٹری مال جمال پور سندھ۔

وصیت نمبر ۱۳۹۷۰ میں نسیم بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل قوم بھوپال پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کنڈیارو ڈاکخانہ خود ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ ۵۰/- روپیہ زیور طلائی وزن ایک تولہ قیمت ۱۰۰/- روپیہ کل میزان ۱۵۰/- روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم محمد پیل احمدی۔ العبد نسیم بی بی بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد ہدایت خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ مذکور۔

وصیت نمبر ۱۳۹۷۳ میں ابراہیم ولد چوہدری جمال الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن گوٹھ جمال پور ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اراضی نہری ۲۵ ایکڑ دیہہ پر پوسری گوٹھ جمال پور میں واقع ہے۔ جس کی قیمت فی ایکڑ ۲۰۰/- روپیہ ہے کل قیمت ۲۵ ایکڑ کی مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ ہے۔ منقولہ جائداد تین راس گائے۔ ایک راس بھینس ایک راس گھوڑی ایک راس گھوڑا جن کی قیمت ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میں اپنی آمد کا تا زیست ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اس جائداد کے علاوہ اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا ابراہیم ولد جمال الدین گوٹھ جمالپور۔ گواہ شد جمال الدین گوٹھ جمال پور۔ گواہ شد نور احمد سیکرٹری مال گوٹھ جمال پور۔

وصیت نمبر ۱۳۹۷۷ میں امیر الدین ولد جمال الدین صاحب قوم ترکھان پیشہ بڑھئی عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مڈھ رانجھا حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک مکان واقع مڈھ رانجھا ہے۔ جس میں ہم دو بھائی شریک ہیں۔ میرے حصہ کی قیمت ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اپنے مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میں مزدوری کے ذریعہ اندازاً ۹۰/- روپے ماہوار کما لیتا ہوں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ مکان کی قیمت مبلغ ۵۰/- روپیہ جلد ادا کر دوں گا۔ العبد امیر الدین ولد جمال الدین بقلم خود۔ گواہ شد شیخ شمس الدین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مڈھ رانجھا۔ گواہ شد شیخ محمد اسمٰعیل احمدی مڈھ رانجھا بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۳۹۸۱ میں عبد الرحمٰن ولد مولوی محمد مبارک صاحب قوم عباسی پیشہ حکمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص ڈاکخانہ خاص ضلع ریاست خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان خام جدی اور غیر منقولہ زمین نہری تقریباً پانچ ایکڑ اور اپنی پیدا کردہ زمین نہری پندرہ ایکڑ ہے ان سب کی قیمت تقریباً ۳۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اسکے علاوہ میری ماہوار آمد حکمت ۱۵۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبد الرحمٰن عباسی احمدی۔ گواہ شد غلام محمد احمدی موصی ۳۵۰۰ سیکرٹری مال منو ڈیرہ۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۹۸۶ میں فضل احمد ولد چوہدری نواب خاں صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ عنایت خاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد تین مربع اراضی مزروعہ واقعہ چک ۵۲۷ ب بلا شراکت جس کی قیمت ۱۲۰۰۰/- روپیہ فی مربع کل ۳۶۰۰۰/- چھتیس ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کرونگا۔ تو اسپر بھی وصیت ہذا حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ اور ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد فضل احمد بقلم خود بحروف انگریزی۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد چوہدری مسرت احمد پسر موصی دستخط بحروف انگریزی۔

وصیت نمبر ۱۳۹۹۴ میں حاضراں بی بی زوجہ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن گوٹھ امام بخش ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ہے جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا حاضراں بی بی موصیہ۔ گواہ شد علاء الدین سیکرٹری مال گوٹھ امام بخش۔ گواہ شد محمد عبد اللہ بقلم خود خاوند موصیہ گوٹھ امام بخش۔

وصیت نمبر ۱۳۹۹۵ میں رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم کلو پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ چک ۲۱ دوھ ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی چھ تولہ قیمت ۶۰۰/- روپیہ کل میزان ۹۰۰/- روپیہ ہے میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا رشیدہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد بقلم خود محمد شفیع چک ۲۱ دوھ۔ گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری نذیر احمد خاوند موصیہ چک ۲۱ دوھ ضلع نواب شاہ سندھ۔

وصیت نمبر ۱۳۹۹۶ میں بیگم بی بی زوجہ چوہدری غلام نبی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ امام بخش ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۵۰/- روپیہ وصول شدہ زیور طلائی وزن چار تولہ قیمت ۴۰۰/- روپیہ دو راس بھینس قیمت ۵۰۰/- روپیہ کل ۹۵۰/- روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ الامتہ نشان انگوٹھا بیگم بی بی موصیہ۔ گواہ شد محمد عبد اللہ بقلم خود گوٹھ امام بخش۔ گواہ شد چوہدری غلام نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ امام بخش۔

242

ہندو تہذیب نے پانچ کروڑ اچھوت دو کروڑ قبائلی اور خانہ بدوش اور پچاس ہزار

جرائم پیشہ لوگ پیدا کئے (امبیدکر)

نئی دہلی ۸ ستمبر۔ اچھوت لیڈر ڈاکٹر بی۔ آر امبیدکر نے آج راجیہ سبھا میں اچھوتوں سے متعلق بھارت کی پالیسی پر کڑی تنقید کی اور کہا کہ اونچی ذات کے ہندو ابھی تک چھوت چھات کی مجنونانہ رسم پر عمل پیرا ہیں۔ ڈاکٹر امبیدکر نے نوے منٹ تقریر کی۔ یہ تقریر اچھوتوں کے بارے میں کمشنر کی ۱۹۵۲ء کی رپورٹ کے متعلق تھی

انہوں نے کہا کہ ہندو تہذیب نے چھ ہزار سال رہا جب سے وہ معرض وجود میں آئی ہے ہمیں کیا دیا ہے؟ پانچ کروڑ اچھوت دو کروڑ قبائلی اور خانہ بدوش اور قریباً پچاس ہزار جرائم پیشہ لوگ۔ کوئی اس سوسائٹی کے متعلق کیا کہہ سکتا ہے۔ کہ اس کی بنیادیں کیسے غلط انداز سے استوار کی گئی ہیں

انہوں نے کہا۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ راجستھان میں ہندوؤں نے پولیس کی امداد سے تیس اچھوتوں کو اس لئے ہلاک کر دیا کہ ان کی خوشیاں انہیں پسند نہ آئیں۔ ڈاکٹر امبیدکر نے پوچھا کیا یہی وہ حقوق ہیں جو آپ اچھوتوں کو دے رہے ہیں؟ انہوں نے الزام لگایا کہ اکثر معاملات میں پولیس ہندوؤں کے ساتھ مل کر اچھوتوں پر ظلم کرتی ہے۔ جہاں ہندو اور اچھوت اکٹھے بستے ہیں۔ وہاں اچھوتوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ نہ ہی۔ انتظامیہ میں انہیں کچھ دخل حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے سخت تنبیہہ کی اور کہا ہم ہمیشہ مظلوم بن کر نہیں رہیں گے۔

ڈاکٹر امبیدکر نے شکایت کی کہ سرکاری دفاتر میں اچھوتوں کو زیادہ کی تناسب سے ملازم نہیں رکھا جاتا۔ انہوں نے کہا یہ ایک سیاہ کارنامہ ہے۔ آپ اس سیاہی کو سفید لباس پہن کر چھپا سکتے ہیں۔ لیکن یہ انتہائی مکاری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سالہا سال سے اچھوتوں پر ہندوؤں نے جو بار ڈال رکھا ہے اسے اٹھا لیا جائے۔ میں نہیں چاہتا کہ ایسے ظالموں کو دماغی علاج کے لئے ہسپتال بھیجا جائے تاہم یہ ضرور ہے کہ ان کا مناسب علاج کرائے بغیر ان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ منصفانہ سلوک کریں گے۔ کیونکہ چھوت چھات ان کے مذہب میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ یہ تصور بھی تکلیف دہ ہے کہ ہمارے وزیر اعظم نے اس اہم معاملہ میں قطعاً کوئی دلچسپی نہیں لی۔

پرتگال اور بھارت کی کانفرنس نہ ہو سکی

نئی دہلی ۸ ستمبر۔ پہلے پروگرام کے مطابق آج نئی دہلی میں پرتگال اور بھارت کی کانفرنس منعقد ہونی تھی۔ لیکن پرتگال کی طرف سے بھارت کو اطلاع دے دی گئی کہ چونکہ بھارت نے پرتگال کے مراسلے کا خاطر خواہ جواب نہیں دیا۔ اسلئے پرتگال اس کانفرنس میں شریک نہیں ہوگا۔

چین پر نیشنلسٹ چین کے جنگی جہازوں کی گولہ باری

ٹائیپہ (فارموسا) ۸ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نیشنلسٹ چین کے جنگی جہازوں (جن میں دو سابق امریکی تباہ کن جہاز بھی شامل ہیں) اور بمبار طیاروں نے ساحل چین پر زبردست بمباری کی انہوں نے ان مقامات کو گولوں کا نشانہ بنایا جہاں سے کمیونسٹ چین کے توپ خانے کیموے پر گولے برسا رہے ہیں۔

جنگی جہازوں اور بمبار طیاروں نے اموئے پر بھی زبردست گولہ باری کی یاد رہے کمیونسٹ چین گذشتہ چند روز سے نیشنلسٹ چین کے جزیرے کو اپنے گولوں کا نشانہ بنا رہا ہے۔ اور نیشنلسٹ چین نے اسی حملے کے جواب میں گولہ باری شروع کی ہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ نیشنلسٹ چین کی گولہ باری کی وجہ سے کمیونسٹ چین کے ۲ جو توپ خانے سست پڑ گئے۔ پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سرزمین چین پر ۹ بم گرے۔

روس میں مذہب کے خلاف مہم شدت اختیار کرتی جا رہی ہے

ویانا ۸ ستمبر مذہب کے خلاف ماسکو کی جنگ میں جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ گذشتہ پچیس سال میں ۱۲ سے زیادہ شدید مہم شروع نہیں کی گئی۔ روسی اخبارات اور ریڈیو بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس کی طرف سے ۱۲ اگست کو مشتہر کی جانے والی ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ سیاسی اور سائینسی علم کو فروغ دینے والی کل یونین سوسائٹی کے نظم و نسق کے سربراہ نے لوگوں میں سائینسی ملحدانہ پراپیگنڈے میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سائینسی مادہ پرستی کے مسائل کے بارے میں لیکچروں کا ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور فیصلہ کیا گیا کہ ان تقریروں کو پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا جائے چنانچہ سال رواں میں ۱۲ پمفلٹ شائع کئے جائیں گے۔

ماسکو ریڈیو کے ۲۶ اگست کے ایک نشریے میں بتایا گیا کہ سوویٹ حکومت نے دنیا کے بارے میں مارکس اور لینن کے تصورات کے مطابق لوگوں کو تعلیم دی ہے سوویٹ حکومت لوگوں کو ترقی یافتہ مادہ پرستانہ سائنس میں مہارت حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے کیونکہ مادہ پرستانہ سائنس ہی مذہبی تصورات کو ختم کر سکتی ہے۔

آینیاتی ریڈیو نے ۲۵ اگست کو اعلان کیا کہ مذہب رجعت پسندوں کا سیاہ حربہ ہے۔ اور انجیل کا یہ بیان کہ دنیا اور زندگی خدا نے پیدا کی ہے۔ سراسر لغو ہے۔ کمیونسٹ پارٹی جو مارکس اور لینن کی کامیاب تعلیمات یعنی جدلیاتی تاریخی مادیت سے پوری طرح مسلح ہے۔ اور اس عقیدہ کے آگے پرانے اور جان بلب اور رجعت پسندانہ نظریات کے خلاف ترقی کی طاقتوں کی جدوجہد کا کامیاب ہونا مذہب اور بے معنی اشیاء کی عبادت کے خلاف سائنس کا کامیاب ہونا لازمی ہے۔

ماسکو ریڈیو نے ۱۲ اگست کو ایک نشریے میں بتایا کہ جس طرح گھٹیا قسم کی شراب افراد کے ذہن کو گندہ کر دیتی ہے۔ اسی طرح مذہب اسے کمزور کر دیتا ہے۔ اور اس میں انتشار پیدا کر دیتا ہے مارکس نے مذہب کو لوگوں کی افیون" کہا ہے۔

مذہب ہر اس چیز سے جو پرانی اور فرسودہ ہے۔ محبت کرتا ہے اور خود ایک فرسودہ دور از کار رفتہ چیز ہے۔ مذہب سے زیادہ کوئی چیز زندگی کے لئے بے کار نہیں ہے۔ سوویت لوگوں کو ایسی جنت کا خواب دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں جو آسمان پر ہو۔ ہمارے لوگ جانتے ہیں کہ وہ اپنی قسمت کے خود مالک ہیں۔ اور یہ کہ ان حالات میں مذہب کا اور ان تمام باتوں کا جو ماضی کی یادگار ہیں۔ نام و نشان تک بھی باقی نہیں رہنے دیا جائیگا

یورپی دفاعی برادری کا بحران خطرناک سیاسی جنگ کی صورت

اختیار کرتا جا رہا ہے

لندن ۸ ستمبر۔ یورپی دفاعی برادری کے بحران نے یکایک فرانس اور جرمنی کی زبردست سیاسی جنگ کی صورت اختیار کر لی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کے لئے اسے روکنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔

مغربی جرمنی نے یورپی دفاعی برادری کے فرانسیسی استرداد کے جواب میں فوری خود مختاری اور مغربی دفاع میں اس کے کردار پر پابندیوں کی عدم موجودگی کا مطالبہ کر کے موجودہ سیاسی اور فوجی فضا پر ایک زبردست بم پھینکا ہے۔ اس سے یہ مطلب اخذ کیا جا رہا ہے کہ جرمنی غیر محدود اسلحہ بندی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ حالانکہ فرانس کی نیشنل اسمبلی نے اس کے خلاف ووٹ دیئے ہیں

ڈاکٹر ایڈینائر نے برطانیہ اور امریکہ کو جرمنی کے مطالبات پر غور کرنے کی درخواست کر کے نہایت طعن آمیز اور چبھتے ہوئے انداز میں فرانس کو سرزنش کی ہے۔ اب فرانسیسی اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے خواہ کوئی بھی درمیانی حل تلاش کیا جائے کم از کم ۱۰۰ اشتراکی ارکان اس کی ضرور مخالفت کریں گے۔ اور فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی نے بھی اپنے اس موقف کا اعادہ کیا ہے کہ وہ جرمنی کی مجوزہ اسلحہ بندی کی زبردست مخالف ہے۔ جو بین الاقوامی کنٹرول کے تحت نہ ہو۔

برطانیہ نے اس بحرانی حالت کو دور کرنے کی غرض سے پوری دفاعی برادری کے چھ رکن ممالک اور امریکہ اور برطانیہ کی ایک کانفرنس بلانے کا انتظام کیا ہے۔ برطانیہ کی رائے ہے کہ نیٹو میں جرمنی کی شمولیت ہی شاید اس کا بہترین حل ثابت ہو۔

حکومت فرانس کے ایک ترجمان نے اس کانفرنس کے امکانات کا خیر مقدم کیا ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ مانڈیس فرانس ایک ایسا منصوبہ پیش کریں گے۔ جن کے تحت یورپی افواج کو ایک خاص معیار پر لا کر متحد کیا جائے اور ان شرائط کا اعادہ نہ ہو۔ جن کے باعث فرانس نے یورپی دفاعی معاہدہ کو مسترد کر دیا ہے۔

* بمبئی ۸ ستمبر بمبئی اور مغربی گھاٹ کے دوسرے علاقوں میں زبردست بارش ہوئی۔ بمبئی اور سورت میں بارش کی شدت کی وجہ سے ٹریفک بند ہو گئی۔ اطلاع ملی ہے کہ مغربی بھارت کے دریاؤں میں طغیانی آ گئی ہے جس کی وجہ سے ۳ ہزار مربع میل علاقہ زیر آب ہو چکا ہے

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمائیے۔ پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہندوستان میں سیلاب سے چھتیس فیصدی پٹ سن کی فصل تباہ ہو گئی

نئی دہلی ۸ ستمبر۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر خوراک ہند نے آج ایک سوال کے جواب میں پارلیمنٹ میں بتایا۔ کہ حالیہ سیلاب سے آسام میں ایک لاکھ پچھتر ہزار ۹ سو آٹھ ایکڑ زمین متاثر ہوئے ہیں۔ کروڑوں روپے کی فصل تباہ ہوئی ہے۔ پٹ سن کی ۳۶ فی صد فصل تباہ ہو گئی ہے۔

حکومت ہند آسام کو ½ کروڑ روپے کی امداد دے رہی ہے۔ نیز سیلاب زدگان کی بحالی کے لئے بھی امداد دے گی۔ نائب وزیر ریلوے نے بتایا۔ کہ انجن کی تیاری میں ۳۵۵ پرزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں سے صرف ۶۹ پرزے چترنجن لوکوموٹکس کے علاوہ دوسرے مقامی ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں۔ جبکہ انجن کی تیاری میں کام آنے والے ۹۰ پرزے ابھی درآمد کرنے پڑتے ہیں

امریکن مقتولین جنگ کی حوالگی

پان من جون ۸ ستمبر۔ شمالی کوریا کی حکومت نے اعلان کیا کہ وہ ۲۷۵ امریکن اور ۲۱ برطانی مقتولین جنگ کی لاشیں عنقریب اقوام متحدہ کی کمان کے حوالہ کر دے گی۔

ملٹری اٹیچیوں کی کانفرنس

نئی دہلی ۸ ستمبر۔ نومبر میں دہلی میں وزارت دفاع کے زیر انتظام افغانستان برما چین مصر انڈونیشیا۔ ایران عراق جاپان نیپال۔ پاکستان اور ترکی میں متعین ہندوستانی ملٹری اٹیچیوں کی ایک کانفرنس ہو گی۔

ریل کو حادثہ

اسٹاک ہالم ۸ ستمبر۔ جنوبی سویڈن میں آج ایک ایکسپریس کو حادثہ پیش آگیا جس کے نتیجہ میں چھ اشخاص ہلاک اور تقریباً ... زخمی ہوئے ہیں

اسلام اور مغربی تہذیب کے تصادم سے رونما ہونے والے حالات

(بقیہ از صفحہ ۵)

اور ان کے نزدیک اس امر کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اسلام مغربی تہذیب کے حریف کی حیثیت سے دنیا کے مستقبل پر کوئی قابل ذکر اثر ڈال سکے گا۔

لیکن تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ایسی مایوسی کی حالت کو پہنچنے کے باوجود بھی گری ہوئی قومیں اور وہ آخری دموں کو پہنچی ہوئی تہذیبیں جنہیں الہٰی تقدیر دنیا کی فلاح کے لئے دوبارہ زندہ کرنا چاہتی ہے۔ فی الواقع ابھری ہیں۔ اور ایسی ابھری ہیں کہ پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکی۔ لیکن جہاں یہ حقیقت ہے۔ کہ ایسی گری ہوئی قومیں ابھری ہیں۔ وہاں یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ وہ جوشیلے قسم کے انتہا پسندوں اور حکمت خوردہ ذہنیت والے اعتدال پسندوں کی جد وکاوش یا اجتماعی جد وجہد سے نہیں ابھریں بلکہ اس قسم کی مخصوص صورت حال میں کہ گری ہوئی قوم ایک عظیم تہذیب کی حامل ہونے کے باوجود ذہنی اور فکری اعتبار سے یکسر دستغنا دگرگوں میں پڑی ہوئی ہو۔ اور اسے ایک ایسا تہذیبی نظام چیلنج کر رہا ہو جو غلبہ وحکومت کی رو سے ہر لحاظ سے ساری دنیا پر چھایا ہوا ہو۔ تو اس وقت اس عظیم تہذیبی نظام سے نہ براہ راست ٹکر لے کر غالب پہنچا سکتی ہے۔ اور نہ اس میں گھس کر مقابلے کے منصوبے نتیجہ خیز ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے ہمرکاب دو کان تنگ رفت تنگ تر کے مصداق اپنے ہی ہاتھوں اپنی ہلاکت مول لینے کے مترادف ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں الہٰی تقدیر حرکت میں آتی ہے۔ اور وہ اپنے ایک مامور کو بھیج کر گری ہوئی قوم کی حالت کو درست کرتی۔ اور خود اس حکمران تہذیب کے علمبرداروں کی قلب ماہیت کرتی ہے۔ جو قوت و طاقت کے نشے میں ساری دنیا کو ہڑپ کرنے پر تلے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ قوت وطاقت سے نہیں دبتے۔ وہ خوشامد اور تذلل سے بھی رام نہیں ہوتے لیکن آسمانی مصلح کی قوت قدسی اور تبلیغ حق کی برکت سے یکسر بدل جاتے ہیں۔ اور بالآخر دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔ کہ وہ جو خون کے پیاسے تھے۔ خود مظلوموں کی خاطر اپنی جانیں نثار کر رہے ہیں۔ اور وہ جو تہذیب کو مٹانے کے درپے تھے۔ خود اسی کو قائم کرنے اور تقویت پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہیں

یہ محض خوش فہمی نہیں۔ بلکہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ جو پہلے بھی کئی بار ایسے مواقع پر ظہور میں آکر قوموں کی تقدیر بنا چکی ہے۔ اور خود نامور مورخین نے قوموں کے عروج و زوال پر روشنی ڈالتے ہوئے اسے تشدد و مد کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ان مورخین میں سے بعض کے حوالے آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے۔ (باقی)

امتحان میں کامیابی

مکرمی عبد الحلیم صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم نے امسال ایم اے فارسی کا امتحان ۳۶۶ نمبر لیکر سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ان کے لئے بابرکت کرے۔

تہران میں برطانی سفارتخانہ کا دروازہ نذر آتش ہو گیا

ایران میں انگریزوں کے دوبارہ آنے کے بعد پہلا واقعہ

تہران ۸ ستمبر۔ اتوار کی رات کو برطانی سفارت خانے کا دروازہ نذر آتش ہو گیا۔ لیکن ہنوز یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ آیا اس دروازہ کو آگ لگائی گئی یا کسی حادثہ کے نتیجہ میں آگ لگ گئی۔ مقامی اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ برطانی سفارت خانہ کے دروازہ کے قریب باورچی خانہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آگ اس سے لگی ہو۔ برطانوی سفارت خانہ شہر میں وسطی حصہ کے اندر ایک بڑے باغیچہ میں ہے۔ اور اس کے سامنے ہی روسی سفارت خانہ ہے بہرحال انگریزوں کے دوبارہ وارد ہونے کے بعد یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔

پیکن میں دلائی لامہ کا خیر مقدم

ہانگ کانگ ۸ ستمبر۔ پیکن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ پرسوں دلائی لامہ ٹرین کے ذریعے یہاں وارد ہوئے۔ آٹھ سو اشخاص استقبال کے لئے وہاں موجود تھے۔ ان میں وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی اور کمانڈر انچیف جنرل چو تھ بھی شامل تھے۔ دلائی لامہ یہاں چائینیز نیشنل پیپلز کانگرس میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔

ہاتھیوں کی برآمد

دہلی ۸ ستمبر۔ ڈاکٹر ڈی شرما کے ایک سوال کے جواب میں نائب منسٹر مسٹر قدوائی نے بتایا کہ اپریل ۱۹۵۳ء سے لیکر ستمبر ۱۹۵۳ء تک ہند سے ۸۰ ہاتھی غیر ممالک بھیجے گئے ہیں۔ یہ پوچھے جانے پر کہ ان میں سے ایک ایک ہاتھی کی قیمت کتنی ہے۔ مسٹر قدوائی نے کہا۔ کہ اس کی میرے پاس کوئی اطلاع نہیں۔

مشرقی بنگال کے لئے سامان کی درآمد

(بقیہ صفحہ اول)

مغربی پاکستان کے لوگوں نے سیلاب زدگان سے جس ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم نے اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ مشرقی پاکستان کے لوگوں نے حکام کے ساتھ جس قسم کا تعاون کیا ہے۔ وزیر اعظم نے اس پر بھی اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا۔ حکام عوام کے سچے خیر خواہوں کی کوششوں کو سراہیں گے۔ لیکن ایسے لوگوں کی سرگرمیوں کا سختی سے مقابلہ کیا جائیگا۔ جو امدادی کام کے پردے میں تخریبی کام کر رہے ہیں۔ آپ نے پاکستانی فوج اور امریکی ڈاکٹروں کی بھی بے حد تعریف کی جو ... دور افتادہ علاقوں میں جاکر امدادی کام سر انجام دے رہے ہیں۔

—— نئی دہلی ۸ ستمبر۔ شیڈول کاسٹ لیڈر ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیدکر نے کل ہندوستانی پارلیمنٹ میں دو ہزار سال پرانی ہندو تہذیب کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ یہ بہت افسوس کی بات ہے۔ کہ اس تہذیب کے نتیجے میں پانچ کروڑ اچھوت دو کروڑ قبائلی اور تقریباً پچاس ہزار جرائم پیشہ قبائلی پیدا ہوئے۔ آپ نے کہا۔ کہ اب وقت ہے کہ ہندو اس بات پر غور کریں۔ کہ کیا وہ اس تہذیب پر فخر کر سکتے ہیں جس نے اس قسم کی ذاتیں پیدا کیں

مسز جگن کی گرفتاری!

جارج ٹاؤن ۸ ستمبر۔ عوامی ترقی پسند پارٹی کی جنرل سیکرٹری مسز جگن کو گرفتار کر کے قید خانہ میں بھیج دیا گیا جہاں وہ تین ماہ کی قید بھگتیں گی۔ ان کے خلاف ۱۹ ستمبر گورنر کے حکم کے خلاف جلسہ کرنے کا الزام ہے۔

کینیا میں افریقیوں کی انتقامی سرگرمیاں

چار ہوم گارڈز کو ہلاک کر دیا

نیروبی ۸ ستمبر۔ نیروبی کے مضافات میں حفاظتی پولیس اور "ماؤ ماؤ" کے ایک گروہ کے درمیان مقابلہ ہو رہا ہے۔ حفاظتی پولیس کا دعوی ہے۔ کہ اس نے ماؤ ماؤ کے چار حامیوں کو مار ڈالا۔ اس سے پہلے ماؤ ماؤ نے چار ہوم گارڈز اور ایک افریقی کانسٹیبل کو ٹھکانے لگا دیا تھا۔

لکھنؤ میں مدفون خزانہ کی تلاش

۱۴ فیٹ کی گہرائی میں ایک قبر نکلی

لکھنؤ ۸ ستمبر۔ آثار قدیمہ سے دلچسپی لینے والے نوجوان طلباء نے کل بھی مدفون خزانہ کی تلاش کے کام میں مدد دی۔ یونیورسٹی کی آرکیالوجیکل سوسائٹی کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر پی۔ این پوری نے ایک اور دیوار کی تلاش میں مدد دی۔ جو محل سرائے کے کھنڈر میں دبی پڑی ہے۔

طلبہ ایک پورا دن بعد میں یہ دیکھنے میں وقت گزار دینا چاہتے تھے۔ کہ محل سرا کا نقشہ کیا تھا اور حدود کیا تھیں۔ دوسری جگہ کھدائی میں ایک مزار برآمد ہو گیا ہے۔ وہاں کھدائی رک گئی ہے یہ قبر ۱۴ فٹ کی گہرائی میں ہے۔ اور اس کے قریب کچھ عجیب چیزیں برآمد ہوئی ہیں۔

ایک پروفیسر نے کہا کہ اگر ماہرین کی نگرانی اور ہدایت کے تحت کام لیا گیا۔ تو امید ہے کہ بہت دلچسپ اور عجیب چیزیں برآمد ہوں گی۔

شام میں انتخابات

دمشق ۸ ستمبر۔ شام میں عام انتخابات ۲۴ دسمبر کو ہوں گے۔ ان میں چھ پارٹیاں حصہ لیں گی۔ ان میں دو سوشلسٹ گروپ بھی شامل ہیں